

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ۔

نمبر (۲۹) — مطبوعہ ۱۶ جولائی ۱۸۹۷ء بروز جمعہ — جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

تعلیم محمدیہ میں گناہ کرنے کی ترغیب

محمدیان جو بدی کی طرف بڑی رغبت سے دوڑتے ہیں اسکا خاص سبب یہہ ہے کہ محمد نے یہہ سکھایا ہے کہ اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو میں حلفاً کہتا ہوں کہ اللہ تم سے واسطہ چھوڑ دیگا اور ایک ایسی قوم پیدا کریگا جو گناہ کرے اور مغفرت چاہے اور خدا انہیں بخشے (دیکھو مشکوۃ باب الاستغفار عن ابی ہریرۃ والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لھم - رواہ مسلم) اور پھر یہہ بھی بتا دیا ہے کہ ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم اگر تم لوگ صرف منع کی ہوئی باتوں میں بڑی بڑی باتوں سے بچو تو (خدا کہتا ہے کہ) ہم تمہارے تمام گناہوں کا کفارہ کر دیں گے - (ع ۵ - النساء ر - ع ۵) - ایسی حالت میں گناہ کرنے کی بڑی دلیری محمدیوں کو ہوتی ہے - اور اللہ قدوس سے جو گناہوں سے نفرت کرتا ہے ملنے کی کوئی امید اُن کے لئے نہیں کی جا سکتی ہے - اور شیطان رجیم سے جو گنہگاروں سے واسطہ رکھتا ہے ملے رہنے سے اُنکے لئے ہلاکت ابدیہ میں گرفتار ہونیکا پورا سامان مہیا نظر آتا ہے - ایسا شخص جو بدی کیطرف لوگونکو بلاتا ہے کیونکر من اللہ سمجھا جا سکتا ہے بلکہ نیک ہرگز نہیں کہا جا سکتا - دیکھو خداوند مسیح نے کسقدر گناہ سے دور رہنے کی تعلیم دی ہے کہ جسنے دل میں گناہ کا خیال کیا بس وہ اُسکا مجرم ہو گیا اس مکتب میں سبق لینے والے معاصی صغیرہ و کبیرہ سب سے کالے کوسوں بھاگتے ہیں اور مکتب محمدیہ میں پڑھنے والے گناہ کے کیڑے بنجاتے ہیں - سچ ہے کہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک - کہاں تعلیم قدوسی اور کہاں سبق ناپاک - بہتر ہے کہ محمدیاں جلد خواب غفلت سے چونکیں اور غضب الٰہی سے جو گنہگاروں پر بھڑکتا آیا ہے جلد ہوشیار ہو جاویں شیطان کی اتباع کو ترک کر کے اللہ قدوس کے سایہ رحمت میں آگر رافت تامہ حاصل کریں - اپنی عمر عزیز کو کارہائے ضلالت میں نہ گنواویں - جان رکھیں کہ خداوند تعالیٰ ہمیشہ گناہ سے بھاگنے والوں ہی سے واسطہ رکھتا ہے نہ گناہ کرنیوالوں سے اور جیسا محمد نے وسوسہ گناہ کرنیکی دلیری کا دلوں میں ڈالا ہے وہ بالکل باطل ہے - دنیا اور آسمان میں کوئی دروازہ نجات کے گھر میں داخل ہونیکا نہیں ہے مگر خداوند مسیح - جو اس دروازے سے اندر آیا وہ نجات پاکر قدوسیوں کی چال چلا ورنہ ہمیشہ کے لئے مردود فی النار ہوا - کیسی ہیبت ناک تعلیم محمد نے دی کہ گناہ کرنے ہی سے واسطہ خدا کے ساتھ ہے اور خداوند مسیح کی مقدس تعلیم سیکھنے کیلئے انجیل کی یہہ آئتیں دیکھو اور غور کرو - جسطرح تمہارا بلانیوالا پاک ہے تم بھی اپنی سب چال میں پاک ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تم پاک ہو کہ میں پاک ہوں - (۱ پطرس ۱: ۱۵ و ۱۶) غور کرو کہ مسیح خداوند پاک بننے کو کہتا ہے اور محمد ناپاک بننے کی ہدایت کرتا - اور دیکھو رومیوں ۱۲: ۲ میں ہے کہ اس جہان کے ہم شکل مت ہو بلکہ اپنے دل کے نئے ہونے سے اپنی شکل بدل ڈالو تاکہ تم خدا کی اُس ارادہ کو جو خوب و پسندیدہ و کامل ہے بخوبی جانو - اور پڑھو متی ۵: ۸ = مبارک وہ ہیں جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ لوگ خدا کو دیکھیں گے - اور دیکھو ۱ تسلونیقیوں ۴: ۷ = خدا نے ہم کو ناپاکی کیلئے نہیں بلکہ پاکیزگی کیلئے بلایا ہے - اور عبرانیوں ۱۲: ۱۴ = پاکیزگی کی پیروی کرو جسکے بغیر خداوند کو کوئی نہ دیکھیگا - ان سب آیتوں سے صریحاً ظاہر ہے کہ گناہ نہ کرنے اور پاک بنے میں خدا کی خوشنودی ہے اور محمد کی تعلیم سے یہہ ثابت ہے کہ گناہ کرنے اور ناپاک بنے میں خدا کی خوشنودی ہے - افسوس شاید شیطان کو جسکی خوشنودی ناپاکی و گناہ میں ہے خدا بنا رکھا ہے + بس کیا خوب ہے وہ انسان جو لے

نور افشاں

پادری - اے - ایچ - یونگ صاحب - ایم - اے ایڈیٹر

پادری - ایچ گولکناتھ صاحب

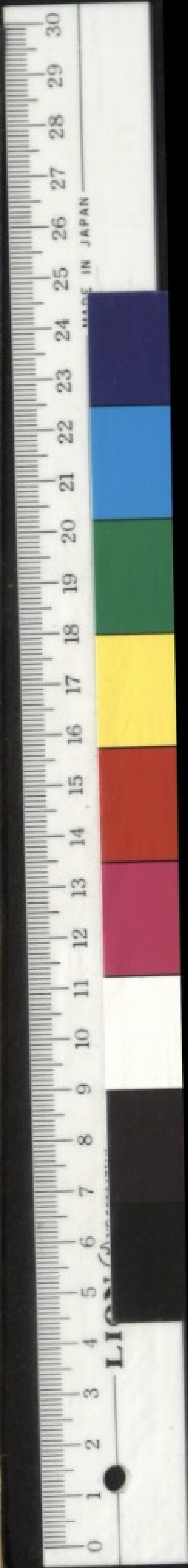
پادری طالب الدین صاحب - بی - اے - پادری - پی - سی - اوپل صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر

مضمون در بارۂ نبوت آنحضرت از توریت

مثیل موسیٰ

یہہ مضمون بعنوان مذکورہ بالا ہم نے ماہواری رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور بابت ماہ فروری و مارچ و اپریل ۱۸۹۶ء میں پڑھا جس میں راقم مضمون نے محمد صاحب کو توریت و انجیل کا آخر الزماں نبی قرار دیا ہے - صاحب موصوف نے بائبل کی چند آیتوں کا مطالعہ کر رکھا ہے مگر کتب مقدسہ کے مدعائے شریعت و نبوت سے بالکل بے بہرہ معلوم ہوتے ہیں اگر وہ سلسلۂ نبوت کو جو علی الترتیب کتب مقدسہ میں پایا جاتا ہے غور سے تعصب کو بالائے طاق رکھکر دیکھتے تو خدشہ و دغدغہ میں نہ پڑتے کہ محمد کی نبوت توریت و انجیل سے ثابت کرتے مگر اکثر محمدیوں کے دستور کے موافق آپ نے کوئی کوئی آیت اِدھر اُدھر سے لیکر اپنے دعوے کے ثبوت جتانیکے لئے جرأت سے پیش کر دی ہیں مگر یہہ نہ دیکھا کہ اُن آیات کا تعلق دیگر آیات سے یا کل کتب مقدسہ سے کیا ہے اور پھر زیادہ اپنے ثبوت کی تصدیق کے لئے قرآنی آیات پیش کی ہیں لیکن چونکہ ہم تو قرآن کے الہامی کتاب ہونے کے قائل ہی نہیں ہیں اور نہ وہ کسی زمانہ میں اُن الہامی کتابوں میں شامل کیا گیا جو آج تک موجود اہل کتاب کے ہاتھ میں ہیں اور جس کی تصدیق محمد صاحب نے بھی اپنے زمانے میں مصدقاً لما معکم (ع ۵ البقرہ ع ۵) مصدقاً لما معہم (مصاحم ۱۲) فرما کر کی ہے - تو ضرور تنقیح یہہ ہوگا کہ قبل ازیں کہ کوئی آیت مصدقہ پیش کی جاوے قرآن کا الہامی کتاب ہونا ثابت کر دیا جاوے - اس امر کو مولوی صاحب نے مد نظر نہیں رکھا ہے چنانچہ اپنے دعوے کے ثبوت میں قرآنی آیت کو پیش کر کے اہل کتاب کی نسبت یہہ اضافہ کرتے ہیں کہ محمد صاحب کے اس دعوی کے مقابلہ میں کہ النبی الامی الذی الخ اُنہوں نے چوں تک نہ کی - جس سے اظہر من الشمس ہے کہ اُنہوں نے اِس دعوے کو تسلیم کر لیا - یہہ صاف اس بات پر دال ہے کہ اُن کی سمجھ پر تاریکی طاری ہے کیونکہ اہل کتاب کا ایک فرقہ بھی ایسا نہیں ہے جس نے قرآن کو کلام الٰہی مانا - چہ جائے کہ کوئی آیت قرآنی جو اپنے دعوے کی تحقیق کے لئے پیش کرے اُسے اہل کتاب معتبر سمجھیں لہذا اُسکے خلاف چون و چرا کرنا یا نہ کرنا اُنکا اختیار ہے اس سے یہہ نتیجہ ہرگز نہیں نکلتا کہ اُنہوں نے دعوے کو تسلیم کر لیا - ہمارے خیال میں امر تنقیح صرف یہی ہے کہ آیا از روئے کتب مقدسہ محمد یا عیسیٰ آخر الزماں نبی ہے - مولوی صاحب اپنے دعوے کے ثبوت میں مماثلت موسیٰ پر زور دیتے ہیں - اس امر کی تصدیق کیلئے ہم کو شریعت و نبوت کے کل مدعا و سلسلہ کو دیکھنا ہے جسکا خاتمہ عیسیٰ یا محمد پر ہوتا ہے - اولاً موسیٰ کی شریعت میں کیا کیا باتیں شامل تھیں - ظاہر ہے کہ موسیٰ نہ صرف دس احکام کو لیکر آیا بلکہ رسم عبادت و دستور قربانی وغیرہا بھی - عہد عتیق میں اِس لحاظ سے تین مرتبے پائے جاتے ہیں اولاً مرتبۂ وعدہ - ثانیاً شریعت - ثالثاً نبوت - اب اگر ان مرتبوں کا سلسلہ کتب مقدسہ میں پایا جاتا ہے اور اظہار ارادۂ الٰہی جو فعل نبوت ہے متعلق تواریخی واقعات علی الترتیب پایا جاتا ہے حتی کہ اُسکا انجام آخر الزماں نبی میں پورا ہوتا ہے تو آپ ہی فیصلہ ہو جائیگا کہ نبی برحق کون ہے -

کتب مقدسہ کے مطالعہ سے نبوت کا آغاز بنی آدم کا باغ عدن سے خارج ہونیکے بعد سے شروع ہوتا ہے جس میں نبوت یہہ یقین دلاتی ہے کہ دنیا کی تواریخی حالات جس میں نیکی و بدی کے دو چشمے جاری ہیں کس میں نیکی غالب ہوگی - یہہ ابتدائی نبوت حضرت نوح کے زمانے تک ہے - پھر سلسلۂ نبوت جسکا مقصد یہہ ہوتا ہے کہ سلطنت غیر فانیہ باری تعالیٰ کی قائم ہوگی کس میں عملی برکتیں مذکور ہیں جو حضرت ابراہیم سے وعدہ فرمائی گیئں اور یہہ کہ وہ کس نسل سے شروع ہونگی یعنے ابراہیم و یعقوب و اسحاق سے - ابراہیم کی زوجہ مسماۃ سرہ عقیمہ تھی اور گو اُسکی کنیز ہاجرہ نامی سے ابراہیم کا ایک بیٹا اسمٰعیل پیدا ہوا لیکن تاہم خدا نے اپنی مشیت ازلی سے سرہ کو بھی ایک فرزند اسحٰق جسکو فرزند وعدہ و فضل کہنا چاہیے عطا فرمایا ان دونوں سے نسلی سلسلے جاری ہوئے اسمٰعیل غارن کے بیابان میں ایک بڑا گول انداز ہو گیا اور ایک مصری عورت سے بیاہ کیا اور وہ بارہ بادشاہوں کا حسب الاقوام باپ ہوا اُنہیں میں عرب و شام کے قبیلات خانہ بدوش شامل ہیں - وہ عہد کے فرزندوں میں شامل نہ کیا گیا - اُسکے نسب نامہ کے لئے - دیکھو پیدائش ۲۵ : ۱۳ - ۱۵ - ۱۶ اسحٰق نے بتوئیل کی بیٹی مسماۃ ربقہ سے شادی کی جسکی نسل ناحور سے تھی جو ابراہیم کا بھائی تھا - یہہ وعدہ کے فرزندوں میں سے تھا - اُسکے ثبوت میں دیکھو پیدائش ۲۲ باب محمد صاحب تو اول نسب نامہ ہی کے رو سے جبکہ ہم سلسلۂ نبوت کو یہود کی انسانی تواریخ میں دکھلاتے چلے آتے ہیں دور پھینکے جاتے ہیں - پھر برکت کے وعدے میں جو ابراہیم سے کئے گئے اُس میں دو جملے ہیں - ایک تو ابراہیم پر خاص مخصوص ہے یعنے میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا - یہہ وعدہ موسیٰ کیوقت سے لیکر انجام کو پہنچا جب ملک کنعان اہل یہود کے زیر تصرف ہوا - (مولوی صاحب نے ناحق یہہ گمان کر لیا ہے کہ ملک شام جو اب اُنکے ہاتھ میں ہے وعدہ موعودہ سے متعلق ہے) اور پھر داؤد کے وقت سے شروع ہو کر کل سلاطین کے زمانوں میں مروج رہا - دوسرا جملہ مسیح کی آمد پر اشارہ کرتا ہے اس اثنا میں نبوت کا طرز و ڈھنگ بھی بدل جاتا ہے اور حضرت ناتن کا کلام داؤدی بادشاہت کی لازوالی کا ذکر کرتا ہے - غرضکہ نبوت میں بنیادی سلسلہ پایا جاتا ہے جو پرانے عہد نامے کی تواریخ پر مبنی ہے - جو کچھ زمانہ سلف میں گذرا وہ آئندہ میں شامل ہو گیا - یا یوں کہیں کہ آئندہ کے لئے عہد عتیق کی تواریخ تواریخی بنیاد ہو گئی - جب زمانہ سلاطین میں داؤدی مسکن کو زوال آیا اور اہل یہود بابل کی اسیری میں گرفتار ہوئے اُسوقت اگرچہ زرو بابل کی معرفت



خدا نے داؤدی دو دمان کو پھر بحال کیا مگر وہ چند روزہ تھی اور اس زوال کے بعد انبیائے آخر الزمان خصوصاً حجی و ملاکی آیندہ امامت و کہانت پر زور دیتے ہیں اور زروبابل کے بجائے جو کہ شاہی خاندان میں سے تھا آخر الزمان نبی یشوع سردار کاہن کا بطور پیشگوئی ذکر کرتے ہیں دیکھو ملاکی باب ۲۔ نہ کہ بادشاہی کا کہ وہ خدا کی ہیکل کو بنائیگا اور کس طرح سے اُس امامت کو جو اولاد یہودی نے خراب کی تھی پاک و مکمل کریگا یہہ غور طلب بات ہی کہ آخر میں اشارۂ امامت مسیح پر عاید کرنا خداوند کی حکمت فاضلہ و کاملہ تھی۔ چونکہ داؤدی بادشاہت کو زوال آچکا تھا مگر اب یہہ ظاہر کرنا تھا کہ مسیح کی پہلی آمد امامت کی ہوگی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس لحاظ میں آخر الزمان نبی مسیح ہی ہی نہ کہ محمد۔

جب موسیٰ کا ظہور ہوا اُس نے اصول صداقت و فرایض کو قلمبند کیا۔ اور خدا سے خاص ہدایت یاب اور بالمواجہہ متکلم اور بانی عہد عتیق ہوا یعنے اُس عہد کا جو خدا اور اُس کی قوم کے مابین تھا۔ جیسا پہلے بیان ہوا موسیٰ کی شریعت میں کئی ایک باتیں شامل تھیں اور اُس کا منشا روحانی تھا چنانچہ جب وہ سلسلہ انبیا و مرسلین جو زمانہ سلاطین سے مبعوث ہوا اور جو از حلقہ حضرت داؤد تصور کیا جاتا ہی وہ اسی بات کے ساعی تھے کہ موسوی شریعت اور اُسکے کل لوازمات عبادت و قربانی میں روحانی جان ڈالیں چنانچہ کتاب مزامیر اس پر شاہد ہی اُن میں موسوی شریعت روحانی طور پر پکتی ہی۔ یہہ زمانہ بادشاہی زمانہ تھا تاکہ وہ راستی اور صداقت کو قایم کریں اور بُرائی کی استیصال کریں اور ایک گروہ صالح قایم کریں۔ ہم ایسے زبور بھی اُس کتاب میں پاتے ہیں جو اُس زمانے کے نامکمل آرام سے آنیوالی روحانی بادشاہت کے اعلے آرام کو تکتے ہیں۔ اور ایسے کُل زبور مسیح کیطرف ایما تھے جس میں کہ نسل داؤد کو ہرگز زوال نہ آویگا۔ باقی انبیا آیندہ پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ اب غور طلب بات یہہ ہی کہ نوشتوں کی نبوت انسانی تواریخ کے ساتھ ساتھ پائی جاتی ہیں وہ علیحدہ نہیں ہیں۔ اسی طرح نیچر میں کُل دنیا کا انتظام چند اصول پر قایم ہی جس سے ضابطہ دنیا میں پایا جاتا ہی۔ اسی طرح نبوت اپنا کام تواریخ میں کرتی ہی اور اُس کا کام زیادہ تر بالخصوص حکومتِ فضل میں پایا جاتا ہی اور اُسکا سلسلہ شروع ہی سے چلا آیا ہی۔ قرآن کی تعلیم کا انحصار اعمال حسنہ پر ہی اور وہ تعلیم حکومتِ فضل کی نسبت کچھ ذکر نہیں کرتی۔ اول ہیں کتب مقدسہ اور قرآن میں آسمان و زمین کا فرق ہی۔ یہہ حکومتِ فضل اُس راستبازی اور نجات انسان کو ظاہر کرتی ہی جو موجودہ بادشاہت سے افضل تر ہی اس لئے زمانے کے انقلاب میں وہ دیدۂ امید و آرزو آیندہ کی طرف تکتی ہی جو عمل میں آنے والی ہی۔ وہ دو طرح سے ہیں اول زمانہ موجودہ کی تواریخ جو زمانہ مایوسی تھا جب تسلی کا باعث نہ ہوا تو نبوت آیندہ باتیں اُن پر منکشف کرتی تھی۔ دوم جہاں کہیں بدی سرزد ہوتی تھی وہاں پر نبوت آگاہی باسیاست دیتی تھی۔ اِس حکومتِ فضل کی بنیاد انسانی تواریخ کے سلسلے کے پہلے سے تھی مگر وہ اُس وقت مصدق ہوئی جب خدا نے ایک قوم منتخب کرلیا اور جس کا وعدہ ابراہیم سے شروع ہوا۔ اگر محمد صاحب آخر الزمان نبی ہیں تو اِس منتخب شدہ قوم سے جو فضل کی حکومت میں شامل ہوئے اُنکا کیا تعلق تھا۔ عیسیٰ کا نسب نامہ برابر سلسلہ وار اس منتخبہ قوم میں سے دکھلایا گیا ہی کیونکہ وہ داؤد کی نسل میں سے تھا۔ پھر نبوت کا پہلا وعدہ منتخب قوم کے ساتھ ابراہیم سے جسمانی طور پر ہوا یعنے عطیہ کنعان تاکہ اُن کا ایمان روحانی کنعان کیطرف بڑھے اور وہ نبوت کے مدعا کو سمجھیں اسلئے تواریخ اور نبوت دونوں کتب مقدسہ میں ایک دوسرے کے ہم پلہ ہیں۔ نبوت سے تواریخ ظہور میں آتی ہی۔ اور تواریخ جس قدر انجام کو پہنچتی ہی نبوت کو پورا کرتی ہی تاوقتیکہ اُسکا سلسلہ جاری رہکر مسیح پر ختم ہوتا ہی جو کہ خاتم النبیین اور مقبول شفیع المذنبین ہی۔ ہم قرآن میں یہہ سلسلہ نبوت مطلقاً نہیں پاتے بلکہ قرآن ایک مجموعہ تعلیم ہی مگر بائبل فقط مجموعہ تعلیم نہیں ہی بلکہ اُس میں خدا خود اپنے ارادوں کو ابتدائے انسانی تواریخ میں پورا کرتا نظر آتا ہی۔ قرآنی تعلیم خدا کی وحدانیت کی نسبت یہہ ہی لا الٰہ الا اللہ ۔ موسوی تعلیم وحدانیت کی نسبت الہام کے طور پر شروع ہوتی ہی کہ وہ خدا جو تجھے مصر کی غلامی سے نکال لایا میں ہی میرے سامنے تیرے آگے کوئی دوسرا خدا نہ ہووے۔ پھر جیسا کہ نیچر میں انتظام مقدم رکھا گیا ہی اُسی طرح حکومتِ فضل میں نبوت بطور روشنی کے یہہ ظاہر کرتی ہی کہ اُسکا انجام کیا ہوگا۔ نبوت کو تواریخ نے ظاہر نہ کیا بلکہ منجانب خدا نبوت نے ظہور پکڑا اس لئے نبوت کی تعمیل میں انجام کو مقدم رکھنا چاہئے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر محمد آخر الزمان نبی کتب مقدسہ کا ہی تو سلسلہ نبوت کے تعلق جو کچھ بیان ہوا ہی کس بات کو محمد نے انجام تک پہنچا کر مکمل کیا ہی۔ اگر مسئلہ توحید کو تو محمد صاحب کے کئی صدی پہلے تابعین اور ایتھی نیین عقیدے جنکی بنیاد کتب مقدسہ پر تھی اُسی توحید کی حقیقت کو ثابت کرچکے تھے۔ واضح رہے کہ خدا کی نظر میں زمانہ ماضی و حال و مستقبل ایک ہی لہٰذا جو کچھ ابتدائی نبوت کے تعلق یہودی تواریخ میں ہوتا رہا اُسکو انجام تک پہنچانیکے لئے وہ ابتدائی نبوت ایک بنیاد ہو جائیگی۔ اس لحاظ سے آخری زمانے کی نبوت گذشتہ تواریخی واقعات کو استعمال کریگی چنانچہ کتب مقدسہ میں ہم ایسا ہی دیکھتے ہیں مثلاً ایکسو دس زبور پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ کہانت کا کام جو پُرانے عہد نامے میں رائج تھا کس طرح ملک صدق کے طریق پر جا ابراہیم کو ظاہر ہوا مسیح میں پورا ہوتا ہی اب ہر ایک صاحب تمیز اِس بات کو دیکھتا ہی کہ موسوی شریعت میں کہانت کا کام کیسا ایک ضروری امر تھا۔ اگر محمد صاحب آخر الزمان نبی ہیں تو یہہ کہانت کا کام اُن میں کیونکر پورا ہوتا ہی۔ اسیطرح ہر زمانے کی تجربہ کاری پیش نمایاں تھیں چنانچہ عہد جدید کے رسول یہودی قوم کی تواریخ کا اکثر حوالہ دیتے ہیں اور یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہودیوں کی تواریخ تیاری کا زمانہ تھا اور جس میں انجیل شریف کی صداقت کے آثار و نشانات پائے جاتے ہیں۔ دیکھو رومیوں ۴: ۱۷ و مکاشفات ۴: ۱-۶ و ۱ پطرس ۱: ۱۰-۱۱۔ بلکہ مسیح خداوند خود پُرانے عہد نامے کا حوالہ دیکر اپنے تجربہ میں اُنہیں دکھاتا ہی دیکھو متی ۴: ۱-۱۰ و لوقا ۲۴: ۲۷+ بیابان میں مسکن کا معہ لوازمات عبادت قایم ہونا اور جسمانی کنعان اور دنیاوی بادشاہت اور تعمیر ہیکل زیتون کے پہاڑ پر اور

رسوم قربانی یہہ سب صورتیں نبوت کی تھیں اور حقیقی و اصلی باتوں کی جو آنے والی تھیں تمثیل تھیں۔ پرانے عہدنامے کی کارروائی ناکمل فی نفسہ تھی اور آیندہ حقیقتوں کیطرف اشارہ کرتی تھی۔ مسیح کے آنے پر وہ علامات حقیقتوں سے بدلگئیں مگر ٹل نہیں گئیں بلکہ صورت نو پکڑ کر کامل ہوگئیں تاکہ خدا کی وہ تدابیر و انتظام جو اُسنے شروع سے جاری رکھے مسیح عیسیٰ میں پورے ہوں۔ پرانے عہدنامے میں ظہور تدبیر خدا انسانی تواریخ میں تین صورتوں پر ہوا۔ نبوت و کہانت و پادشاہت تینوں کا یہودیوں نے علانیہ مزہ چکھا لیکن وہ تینوں کام اُس زمانہ کی تواریخ میں ادھورے تھے جنکو مسیح نے پورا کیا۔ اب یہہ تینوں صورت نبوت محمد صاحب میں ہم نہیں پاتے تو کیونکر وہ آخرالزماں نبی پھر تسلیم کیا جاوے اور یہی وجہ ہے کہ حسد و بغض کی وجہ کہ اہل کتاب کے کسی فرقہ نے بھی محمد کو رسول نہیں مانا پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح ہی میں پُرانے عہدنامے کی نبوتوں کی تشریح و تفصیل ہو سکتی ہے اور انکا اصلی نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ القصہ پرانے عہدنامے کے الٰہی ظہور باغ عدن سے لیکر اُس زمانے تک جبکہ فرشتے نے بابل کے یہودی اسیروں کو تسلی و صلاح دی مسیح کیطرف منسوب ہوتے ہیں جو کل کا پنشتی بان ہے ہوت گویا پُرانے عہدنامے میں الوہیت و عبودیت جو مسیح میں پاتے ہیں عملاً نمونہ ہے۔ گو تثلیث کی تعلیم بوضاحت لفظوں میں نہ پرانے عہدنامے میں اور نہ نئے عہدنامے میں پاتے ہیں لیکن تثلیث کے تعلق کل کام ہم دونو کتابوں میں دیکھتے ہیں۔ تعلیم مذہب بالترتیب و بالتفصیل مذہب کا بیان کرنا ہے۔ اور یہہ کام علم الٰہی کا ہے چنانچہ موسوی اصول توحید تعلیم کے طور پر بیان نہیں ہوا مگر خدا اپنے کاموں سے ظاہر کرتا ہے کہ الوہیم ویہواہ میں ہوں۔ چنانچہ نبوت و کہانت و پادشاہت مسیح ہی میں تکمیل کو پہنچتی ہیں۔ عہد اعمال تو پہلے ہی سے ٹوٹ چکا تھا اور اُسی وقت سے خدانے انسان سے فضل کا عہد باندھا اور اُسی دن سے مسیح خداوند نے کلیسیا کی خبرگیری شروع کی۔ فضل کی حکومت میں وہ اپنے سارے عہدوں پر پہلے ہی سے مصروف و مشغول رہا ہے چنانچہ پیشینگوئی کے وسیلے خدا نے موسیٰ کی معرفت فرمایا کہ میں تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا۔ اب موسیٰ بنی اسرائیل کا ہر باب میں پیشوا تھا۔ اسی واسطے پُرانے عہدنامہ کی بنیاد اُسی موسیٰ پر رکھی

گئی۔ اب اُسکے کام سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اسکی مثل آیندہ مرسل نبی کون ہوگا۔ مسیح نے شریعت کو پورا کیا اگرچہ عقل کو دنگی۔ اور من و سلویٰ کو اپنی طرف عائد دکھایا یہہ کہکر کہ میں زندگی کی روٹی ہوں۔ اور دربارہ رسم عبادت یوں فرمایا کہ وقت آپہنچا ہے کہ خدا کی پرستش روح و راستی کے ساتھ ہو۔ اور کہانت کی نسبت مسیح خود قربان ہوا اور دوبارہ نبوت جو مسیح سے ظاہر ہوا وہ موسیٰ سے نہیں ہوا۔ بیشک موسیٰ سے بڑھکر کسی نبی پر اظہار خدا نہیں ہوا کیونکہ اُسی کی معرفت خداوند تعالیٰ نے شروع بادشاہت کو بنی آدم کے درمیان قایم کیا اور موسیٰ کی تعلیم اصول صداقت پر مبنی ہے مگر اُسکی تعلیم الف بے تھی جس کو مسیح نے یائے تک پہنچا کر مکمل کیا۔ موسیٰ عہد عتیق کا مسیا نجی تصور کیا گیا ہے اور خداوند کی بادشاہت کی تمام ذمہ واری اُسی کو تفویض کی گئی تھی اسلیئے ضروری تھا کہ وہ زیادہ تر بالمواجہہ خدا سے ہمکلام ہوتا کہ کسی امر میں سہو و مغالطہ نہ ہو۔ باقی انبیا جو کچھ کرتے رہے وہ موسیٰ کے نقلے رہے یعنے اُنکا کام صرف یہی تھا کہ فرائض شرعیہ و حکومت کو عوام پر جتاتے رہیں اگرچہ موسیٰ کو یہہ خاص حق عطا ہوا تھا کہ خدا سے روبرو متکلم ہو۔ تاکہ اسرار خفیہ کو لوگوں پر فاش کرے مسیح کو اُس سے کہیں بڑھکر مرتبہ کاملیت حاصل ہوا کیونکہ موسیٰ میں خدا بذریعہ کتابی الہام انسان سے متکلم ہوا مگر مسیح میں کلمہ خود مجسم ہوا۔ اسیطرح موسیٰ تو خداوند کے گھر کا خاص خادم تھا جس گھر کی مدعا اِس بات کو ظاہر کرنیکی تھی کہ وہ شہادت معتبر واُن چیزونکی ہو جو آیندہ ظہور پکڑینگی۔ چنانچہ موسیٰ کو خاص حکم تھا کہ وہ اُس نمونہ کے مطابق جو حورب کے پہاڑ پر اُسکو دکھایا گیا مسکن اور اُسکے لوازمات متعلقہ کو تیار کرے مگر مسیح کو تو خطاب بیٹے کا ملا تاکہ خداوند کے گھر میں بااختیار ہو اور چونکہ اُسکی بنیاد بادشاہت خاصہ عمومیت رکھتی تھی اسلیئے اسکی تعلیم رسومات اور خصوصیت سے مبرّیٰ اور روحانی تھی۔ اِس وجہ سے اُسنے موسیٰ کی مانند شریعت روحانی کی بنیاد ڈالی جو کہ تمام شریعت و نبوت کی خاص مدعا تھی اور اِسلیئے عالم الغیب نے اسکی نسبت پیشینگوئی موسیٰ کی معرفت کی کہ میں تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا۔

موسیٰ کی حکومت بنیادی تھی جو مسیح میں مکمل ہوئی۔ موسیٰ کی معرفت خدا لوگوں سے متکلم ہوا مگر مسیح کی معرفت کلمہ خود ہمارے ساتھ ہوا شروع میں خدا نبیونکی معرفت (عبرانی ۱:۱ و ۲) ہمارے سے متکلم ہوتا رہا زمانیکی بھرپوری میں کلمہ خدا نے انسانی جامہ پہنا۔ دونونکا ظہور روح پاک کے ذریعہ سے ہوا۔ ایک کا تو مریم کے رحم اطہر سے اور دوسریکا انبیائے سلف سے۔ کلمہ خدا آسمان سے نزول فرماکر ہمارے درمیان انسانی صورت میں رہا۔ اسیطرح موسوی الہام جو کتب مقدسہ میں درج ہے آسمان سے خدا کے مخصوص بندگان پر نازل ہوا۔ دونوں کی سمجھ ہم تک بذریعہ روحانی معرفت و عرفان پہنچی۔ دونوں میں فی الواقع انسانیت و الوہیت کا توصل و میل ہوا۔ مسیح میں تو الوہیت مخصوص و ذاتی اور کتب مقدسہ میں متکلم۔ کتب مقدسہ کے کلام میں تو اُسنے ہماری نجات کی اور نگاہ امید آیندہ چیزونپر لگادی پر مسیح میں وہ عمانوئیل یعنے خدا ہمارے ساتھ ہوا اور نجات کے کام کو پورا کیا۔ موسیٰ کی معرفت لوگ خدا کی شاکنہ (روشنی) او حضوری خیمہ میں پاتے تھے اور وہیں پر اُسکی پرستش ہو سکتی تھی مگر اب ہر جگہہ مومنین راستی و روح سے اُسکی پرستش کر سکتے ہیں۔ ابتداءً فرقہ کاہن و انبیا علیحدہ تھے جو میان عبد و معبود وسیلہ تھا مگر اب ہم مسیح میں عہدہ نبی و کاہن کا رکھتے ہیں کیونکہ اُسنے دیوار جدائی کو بالکل منہدم کر دیا اور خدا سے ہمارا میل کرایا اب ہم خود اپنی نذریں و قربانیاں خدا کے حضور میں پیش کر سکتے ہیں۔ مولوی محمد فیروزالدین صاحب نے مماثلت موسیٰ محمد میں ثابت سمجھا ہے جو کچھہ ہم نے سلسلہ نبوت کے تعلق بیان کیا ہے اُس میں نبوت کا انجام مقدم ہے اور ایسا انجام جو ابتدائی ارادہ الٰہی کو مکمل کرتا ہے اگر محمد مثیل موسیٰ ہیں تو نہ صرف مماثلت شریعت میں ہی دکھلانی ہے بلکہ تمام ارکان میں مماثلت ثابت کرنی ہے جس سے یہہ ثابت ہو جاوے کہ اُنہوں نے شریعت موسیٰ کو مکمل کیا ہے اور نبوت و کہانت و پادشاہت کے درجوں کو جو پرانے عہدنامے کی تدابیر الٰہی ہیں اپنی ذات سے پورا کیا ہے۔ یہہ بات نہ مولوی صاحب نے دکھائی ہے اور نہ دکھا سکیں گے۔



یہہ بات بھی واضح رہے کہ مسیح کی آمد تک یہودی قوم آئندہ مخلصی کیطرف نگاہ امید مارہی تھی اس اثنا میں مسیح خداوند وارد ہوا اور پرانے نوشتوں کی نبوت کو اُسکی آمد پر اہل یہود کے چند اشخاص نے جو پرانے نوشتوں کے مدعا سے واقف تھے مسیح کی نسبت بتلایا چنانچہ پہلا شخص اُسی کی ماں مریم تھی دیکھو لوقا ۱: ۳۲-۳۳ کہ ”وُہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلاویگا اور خداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کریگا اور اُسکی بادشاہت آخر نہ ہوگی“ یہہ اُسکا کلام پر مضمون و موثر اور پرانے عہدنامے کی روح وانداز سے ہے۔ دیکھو لوقا ۱: ۴۶-۵۵ - دوسرا ذکر جو لوقا کے پہلے باب میں پایا جاتا ہے عہد عتیق و عہد جدید کو ملاتا ہے ایک کو ختم اور دوسرے کو آغاز کرتا ہے۔ یہہ بات بھی پرانے عہدنامے کی روسے ولحاظ سے صداقت کے ساتھ بھرا ہے چنانچہ ذکریا کا کلام اُسکے زمانیکے عمدہ ترین اہل یہود کے عابد و عارف کی قلبی آرزو و دلی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ اُسکا کلام دیکھو لوقا ۱: ۶۸-۷۹ - کہ ”حمد خداوند کی جو اسرائیل کا خدا ہے کیونکہ اُسنے اپنے لوگوں پر نظر کی اور اُنہیں چھٹکارا دیا اور ہمارے لئے نجات کا سینگھ اپنے بندے داؤد کے گھر میں سے نکالکر کھڑا کیا۔ جیسا اُسنے اپنے پاک نبیوں کی معرفت جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے کہا ہم کو ہمارے دشمنوں سے اور اُنکے ہاتھ سے جو ہم سے کینہ رکھتے ہیں نجات بخشی تاکہ وہ رحم جس کا ہمارے باپ داؤد کے ساتھ قرار کیا کرے اور اپنے پاک عہد کو یاد رکھے اُسی قسم کو جو اُسنے ہمارے باپ ابرہام سے کی کہ وہ ہمیں یہہ دیگا کہ اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے چھٹکارا پاکے اُسکے آگے“ وغیرہ۔ تیسرا شمعون اُسکے کلام میں گویا یہودیوں کی امید و مراد بر آئی دیکھو لوقا ۲: ۲۹-۳۲ کہ ”اے خداوند اب تو اپنے بندے کو اپنے کلام کے موافق سلامتی سے رخصت دیتا ہے کہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھی جو تونے سب لوگوں کے آگے تیار کی ہے قوموں کے روشن کرنیکے لئے ایک نور اور اپنے لوگ اسرائیل کیلئے جلال“۔

اب ظاہر ہے کہ محمدیوں پر یہہ امر واجب ولازم آتا ہے کہ محمد صاحب کی صداقت و تکذیب اور قرآن کی تصدیق و تکذیب توریت و زبور و صحائف انبیا و انجیل سے کریں جنکی تصدیق وہ زمانہ بزمانہ کرتے آئے ہیں اور تنسیخ و تحریف کا کوئی ثبوت پیش نہ کرسکے۔ ورنہ سوائے ضد و ہٹ دھرمی و بغض کینہ وری کے کوئی دیگر امر قرآن کے خواہ مخواہ کلام اللہ ماننے اور محمد صاحب کی رسالت خاتم الزمانی کے قائل بننے میں ثابت نہیں ہوتا۔ چونکہ خدا کی تدابیر و انتظامات میں یگانگت ہوا کرتی ہے جہاں یہہ رشتہ تناسب ٹوٹ گیا امر باطل ظہور پایا چنانچہ کلام مذکورہ بالا سے ہم قرآن کو اس رشتہ یگانگت سے جدا پاتے ہیں اور ازیں جہت اسکی حقانیت کے کسی طرح قائل نہیں۔ مذہب کا پھیل ہی جانا کوئی صداقت ثابت نہیں کرتا کیونکہ جہان میں بطلان بذریعہ افواج شیطان فوراً پھیلتا ہے اور بہتیرے ایسے مذاہب ہیں جنہیں خود محمدیان جھوٹا سمجھتے ہیں مثلاً بدھ مت نانک پنتھ وغیرہا پھیلے ہیں جنکے بانیاں نہ تو قتل ہوئے اور نہ اپنے ہٹ سے باز آئے۔

مراسلات

ابطال مضمون

مولوی محمد فیروز الدین ڈسکوی دربارہ ثبوت نبوت آنحضرت از توارت

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

حضرات ناظرین آپکو یاد ہوگا کہ سالانہ پرچہ انجمن حمایت اسلام لاہور پر گذشتہ سال نظرثانی کے بارے میں اڈیٹر صاحب نورافشاں نے یوں ریمارک دیا تھا کہ موجودہ تعلیم یافتہ محمدیوں خصوصاً انگریزی مدارس کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کے آج کل زمانے کی ہوا کے موافق قرآن کے فضائل کو کھینچ تان کر خواہ مخواہ مسیحی پیرایہ میں بیان کرنا شروع کیا ہے اور مسیحی تعلیم کی ڈھانچ پر قرآنی فضائل کا خاکہ کھینچتے ہیں۔ اب آپ لوگ اس امر کی تصدیق موجودہ پرچہ ماہواری انجمن حمایت اسلام لاہور بابت ماہ فروری و مارچ و اپریل ۱۸۹۷ء سے کریں کہ مولوی محمد فیروز الدین صاحب ڈسکوی ثبوت نبوت محمدیہ میں کس طرز پر زمزمہ پردازی کر رہے ہیں اور کس کس طرح آسمان و زمین کے قلابے ملاتے ہیں۔ بائبل کی نسبت دعوی سلف خوانی سے گریز کر کے نئی محمدیت کا پرتو نو عروسانِ ملت پر ڈالنے کے لئے بائبل کی اُن آیات کو قرآن و محمد کی فضیلت پر چسپاں کرتے ہیں جو صریحاً خداوند مسیح عیسیٰ کی نسبت اور اُس کی کلیسیا کی بابت ہیں۔ دیکھئے قرآن کی حقانیت میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ حق (یعنے قرآن) کا مقابلہ کیا چکنا چور ہوا۔ ہاں سچ ہے یہہ وہ پتھر ہے کہ جو اُس پر گرا چکنا چور ہوگیا اور جس پر یہہ جا گرا اُسے پیس ڈالا دیکھو متی ۲۱: ۴۴ - ذرا انصاف کا مقام ہے کہ کیا یہہ تعریف قرآن کی کبھی پیشوائے دین محمدی نے کی۔ یا کوئی واقع حقیقی مولوی صاحب بتا سکتے ہیں کہ قرآن پر گر کر چکنا چور ہونے کا ثبوت ہو۔ اگر واقعات غزوات و سریات کو بتانا چاہتے ہیں تو ظاہر ہے کہ ایسی فتحیابی ہر زبردست قوم یا شخص اپنے غیر یا خویش پر حاصل کرتا ہے۔ پھر رقم طراز ہیں کہ کیوں نہ ہو یہہ وہی حق ہے جس کی حقیقت کی تمام انبیا گواہی دیتے چلے آئے ہیں۔ حالانکہ کسی نبی کی شہادت طیبہ و نیک آں حضرت کے حق میں نہ بتا سکے اور نہ کوئی بتا سکتا ہے۔ جس قدر کہ باتیں مولوی صاحب موصوف نے آیات بائبل لیکر بنائی ہیں اُس سے اہل بصارت بخوبی کمال فن افترا پردازی آپ کی سمجھ سکتے ہیں اور بس۔ کیونکہ نور محمد کے وجود اور اُس کی ازلیت و خاتم انوار النبوۃ ہونے کی کوئی دلیل آج تک کسی مسلمان کے پاس نہیں ہے اور جب دعویٰ اپنے مولوی صاحب موصوف توریت سے ثابت کر سکے ہیں۔ یہہ بھی ہر شخص کو کتب ملت محمدیہ ہی سے بخوبی معلوم ہے کہ کوئی قدوسی آں حضرت کے ہمراہ نہ آیا اور نہ خود بدولت نے کبھی اپنی حیات میں اس کا ذکر کسی آیت قرآنیہ وغیرہا میں کیا پھر بھلا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنکی پیشینگوئی

جو توریت (استثنا ۲: ۲۲) سے نکال کر اپنے پیشوائے نامدار کی شناخت میں مولوی صاحب موصوف نے پیش کی ہی وہ کس قدر آپ کی فراست ثابت کرتی ہی۔ میں اب یہہ مختصراً دکھاتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنی صداقت میں جس قدر باتیں بنائی ہیں وہ خود ہی مدعی کے بطلان دعویٰ پر مشتمل ہیں۔

(۱) صفحہ ۹ میں مولوی صاحب قرآن کی اس آیت النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل کو اللہ تعالیٰ کا قول فرماتے ہیں جب کہ لسان آنحضرت لسان الٰہی ثابت نہیں اور قرآن کی نسبت انہ لقول رسول کریم (پ ۲۹-الحاقہ ع ۲ و پ ۳۰-التکویر ع ۱ یعنے قرآن رسول کریم (محمد) کا قول ہی) خود ہی قرآن بتا رہا ہی اور رسول کریم کو چونکہ اللہ نہیں مانا گیا اس لئے اس کا کلام کلام اللہ ہو نہیں سکتا۔ جب تک کہ وہ کلام الٰہی ہونا نہ بتاوے۔ بموجب عقیدہ محمدیان۔

(۲) مولوی صاحب نے آیت منتخبہ میں یہہ بتایا ہی کہ قرآن میں یہہ لکھا ہی کہ نبی امی کی نسبت لوگ توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں مگر اولاً تو اردو ترجمہ کرتے وقت امی کا لفظ ہضم کر گئے ثانیاً جو آیات توریت و انجیل پیش کی ہیں ان میں کوئی پتا نبی امی کا بموجب نشان دہی قرآن نہیں دیا ہی۔ جس سے صاف عیاں ہی کہ غریب جہان کو گمراہ کرنے کی نیت سے ایسے ظلم کا کام کر کے خود ظالم عند اللہ بنے واللہ لا یحب الظالمین۔

(۳) بفحوائے دروغ گو را حافظہ نباشد مولوی صاحب موصوف صفحہ ۱۰ میں یہہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے کے اہل کتاب گو بمقتضائے شقاوت ازلی ایمان نہ لائے لیکن بمقابلہ اس دعویٰ کے انہوں نے چوں تک نہ کی۔ اور آیندہ صفحہ ۱۱ میں چوں تک نہ کی خود ہی تردید میں یوں فرماتے ہیں کہ زیادہ تر افسوس کے قابل آں حضرت صلعم کی مخالفت میں اہل کتاب کی حالت تھی جنہوں نے جان بوجھ کر اس سچے فارقلیط مثیل موسیٰ کا مقابلہ کیا۔۔۔الخ علاوہ بریں قول اول کی بطالت قرآن کی اس آیت سے بھی ثابت ہی کہ ولن ترضی عنک الیهود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملتهم۔ یعنے تجھ سے اے محمد یہود و نصاریٰ راضی نہ ہونگے جب تک کہ تو ان کی ملت میں نہ ہو جاوے۔ جس سے عیاں ہی کہ اگر اہل کتاب نے چوں تک نہ کی تو پھر کیوں اس آیت کی تنزیل بتانے کی ضرورت آں حضرت کو پڑی۔

(۴) مولوی صاحب موصوف آں حضرت کو سچا فارقلیط بتاتے ہیں اور ضرور اس کے معنے دیگر علمائے اہل اسلام کے بموجب احمد یا محمد یا محمود سمجھے ہوئے ہیں۔ بر تقدیر تسلیم یہہ بدیہی امر ہی کہ ایسی حالت میں صفاتاً آں حضرت کی نسبت یہہ نام فارقلیط یعنے احمد یا محمد یا محمود سمجھا جاتا ہی جو کفر و شرک سے کسی عنوان بری نہیں کیونکہ حمد کی صفت رکھنے والی ذات از روئے قرآن بھی اللہ تعالیٰ ہی کی ہی چنانچہ الحمد للہ اس پر دال ہی اور آں حضرت کو کوئی محمدی فرقہ اللہ نہیں مانتا پھر ضرور ہی کہ آں حضرت سچے فارقلیط نہیں اور یہہ آیت انجیل کی مولویان محمدیاں مغالطہ دہی کے لئے پیش کرتے ہیں ورنہ کجا بشر چہ خبر اور اللہ بہ خیر۔

(۵) بشارت مثیلیہ کی نسبت (صفحہ ۱۰) مولوی صاحب موصوف نے ایک دنیا کا اتفاق اس امر پر بتایا ہی کہ مماثلت معہودہ آں حضرت ہی میں پائی جاتی ہی۔ جس سے مخفی نہیں کہ مولوی صاحب کے نزدیک بھی محمدی ہی اشخاص کو ایک دنیا یعنے تمام دنیا یا دنیا کہنا چاہئے کیونکہ سوائے محمدیاں کسی نے بشارت مثیلیہ کو آں حضرت کی نسبت نہ بتایا۔ اپنے اس قول کے بعد آں حضرت کے اقوال الدنیا جیفۃ وطالبها کلاب دنیا مردار ہی اور اس کے طالب کتے ہیں کو اور والدنیا زور لا یحصل الا بالزور۔ دنیا جعلسازی (مکر و فریب) ہی جو بغیر زور کے حاصل نہیں ہوتی کو بھی محمدیوں کو نہ بھولنا چاہئے کیونکہ خاصیت و تعریف محمدیاں پوری پوری آں حضرت نے ان پر عیاں کر دی ہی۔

(۶) بشارت استثنائیہ اور آں حضرت میں حالات مطابقی (صفحہ ۱۱ میں) بتائی ہی جب صریحی امر خلاف ثابت ہی کہ موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے پتھر کی دو تختیاں اپنے ہاتھوں سے لکھ کر دیں اور توریت کتاب اس پر از دیاد منکشف فرمایا اور آں حضرت کو کچھ بھی خدا کی طرف سے [illegible] ثابت نہیں۔ قرآن کی نسبت جو دعویٰ ہی وہ صرف زبانی جمع خرچ اور دعویٰ بلا دلیل۔

(۷) مولوی صاحب اپنی بڑی قابلیت و لیاقت و ذکاوت یوں ثابت کر رہے ہیں کہ ایک موٹی سمجھ والا آدمی بھی جان سکتا ہی کہ ایک انسان اور انسان کے بیٹے (موسیٰ) کو خدا اور خدا کے بیٹے (یسوع) کے ساتھ مماثلت یا مناسبت ہی کیا ہی۔ جناب عالی یہہ بالکل ہی فراموش کر گئے کہ خلق اللہ آدم علی صورتہ۔ جو اللہ تعالیٰ کا قول اہل اسلام میں بھی مانا ہوا ہی اسکی تفسیر و توضیح میں اللہ و آدم میں اور اللہ کی صورت و آدم کی صورت میں کیا مماثلت و مناسبت ثابت ہی اور پھر جسم کثیف و نور لطیف میں کیا مناسبت یا مماثلت ہی جو آنحضرت کو (صفحہ ۱۰) میں نور اللہ بتایا ہی۔ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

(۸) مولوی صاحب نے آں حضرت کا اپنی حقانیت و قرآن کی صداقت میں خود ہی متشکک ہونا اس آیت الحق من ربک فلا تکونن من الممترین (اے محمد یہہ حق تیرے رب کی طرف سے ہی تو شک کرنے والوں میں نہ ہو) سے جتایا اور پھر قرآن کو کلام حق ثابت کرنے چلے ع برایں عقل و دانش بباید گریست۔ جب خود مدعی کو اپنے دعویٰ کی صداقت میں شک ہی تو گواہان شنیدہ بات کی کیا صداقت دعویٰ مدعی کی صداقت کے لئے مدعی کے ہوش و حواس صحیح ہونے کی حالت میں پیش کر سکتے یا پیش کرنے کا مجاز رکھتے ہیں۔ سچ ہی مدعی سست و گواہ چست۔

(۹) آپ آں حضرت کو اصول مذہب میں موسیٰ سے مطابقت رکھنے والا (صفحہ ۱۱ میں) فرماتے ہیں حالانکہ قطع نظر دیگر امور کے ذرا مولوی صاحب یہی ثابت کر دیں کہ محمد نے جس خدا کو وحدہ لا شریک مانکر پوجا اور پوجنے کا حکم کیا وہ

کیونکہ بغیر ذات و کلمہ و روح کے معبود حقیقی ہو سکتا ہے اور مثل بت مانند خانہ کعبہ و دیگر سنگ و تراشیدہ اصنام کے نہیں ہے۔ کیونکہ جس خدا کو موسیٰ نے وحدہ لاشریک بتا کر پوجا وہ توریت سے صاحب ذات و کلمہ و روح ثابت ہے۔ پھر موسیٰ نے جس خدا کو پوجا وہ تو قدوس ہے جو نہ بدی کرتا اور نہ کراتا اور آں حضرت محمد نے اپنے خدا کو شریر و مکار و فریبی و گمراہ کنندہ بتایا ہے کیونکہ یہہ تعلیم ایمان دی کہ وشرہ من اللہ تعالیٰ (اللہ ہی سے بدی کی تقدیر یعنے بدی ہے) اور یہہ آیات قرآن میں سنائیں واللہ خیر الماکرین (اللہ سب مکاروں سے بڑھ کر مکر کرنے والا ہے) (پ ۳- العمران ع ۵۴) اور وھو خادعھم (اللہ لوگوں کو فریب دینے والا ہے) (پ ۵- النساء ع ۱۲) اور من یضلل اللہ۔ (جس کو اللہ گمراہ کرتا ہے) (پ ۵- النساء ع ۱۲)- پھر موسیٰ نے گناہ کی جزا موت سے بچنے کی صورت سانپ کے کاٹے ہوئے گنہگاروں کو پیتل کے سانپ لٹکائے ہوئے پر تکنا بتایا اور محمد نے کوئی خاص صورت عاصیوں کی نجات کی نہ بتائی۔

(۱۰) پھر مولوی صاحب موصوف نے (صفحہ میں) قتل سے محفوظ رہنا آں حضرت کے سچے نبی ہونے کی دلیل بتائی ہے اور یہہ بھول گئے کہ مسلمہ اور سجاح کے قتل کرنے کی کیا کیا کوششیں آں حضرت نے کیں مگر عاجز رہے پھر کیا سبب کہ آں حضرت جھوٹے نبیوں پر غالب نہ آئے اگر خود سچے تھے۔ علاوہ بریں دنیا میں بہتیرے ادیان مدتوں سے پھیلے چلے آتے ہیں جن کے بانیان پیشوایاں قتل نہ ہوئے انہیں بھی محمدیان سچا کیوں نہیں مانتے۔

سچ ہے کہ جھوٹے کا منہہ کالا- کہاں وہ نور صداقت اور کہاں یہہ ظلمت ضلالت کہاں وہ ضیائے شمس فراست اور کہاں یہہ ظل سودۃ جہالت- کہاں وہ خدا اور کہاں یہہ بشر۔ ؎

خدا کا سامنا کرے کیا طاقت بشر کی ہے
ضیائے شمس پر دوڑے کیا ہستی قمر کی ہے

(۱۱) مولوی صاحب (صفحہ میں) اپنے رسول آں حضرت کے صادق و مصدوق ہونے کی ایک یہہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ کوئی شخص بغیر اصلیت اپنے مخالف کو ایسا نہیں کہہ سکتا اور نہ بجرأت و دلیری سے حریف کو اس طرح الزام دے سکتا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہہ امر حق و دلیل صحیح ہے تو محمدیان مرزا غلام احمد قادیانی کو اور بودہ و نانک کو سچا نبی کیوں نہیں مانتے۔ ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اب میں اس مختصر جواب اشتباہ کے بعد اتنا اور بھی کہہ دیتا ہوں کہ کتب مقدسہ کے سلسلۂ نبوت میں مراتب وعدہ و شریعت و امامت و شہادت و بادشاہت ثابت ہیں جیسا کہ ایڈیٹوریل میں بیان بھی ہوا ہے۔ مرتبۂ وعدہ میں ابراہیم و اسحاق و یعقوب وغیرہ انبیا ہیں امامت میں بالخصوص موسیٰ سے لیکر داؤد تک اور مرتبۂ شہادت و بادشاہت میں داؤد سے لیکر ملاکی پیغمبر تک اصطباغی تک- اور اُن میں سے ہر ایک مرتبۂ نبوت میں دو دو جلوے پائے جاتے ہیں ایک خاص دوسرا عام- ایک جسمانی و شخصی دوسرا روحانی و عامہ مثلاً مرتبۂ وعدہ میں جسمانی من و سلویٰ و جسمانی کنعان وغیرہا اور آئندہ روحانی من و سلویٰ اور روحانی کنعان- مرتبۂ شریعت اور امامت میں ظاہری تختیں جس کی لوحیں عہد کے صندوق میں رکھی تھیں اور ظاہری رسم عبادت اور قربانی وغیرہا- مرتبۂ بادشاہت میں یہودی جسمانی بادشاہت کا قائم ہونا اور لازوال داؤدی سلطنت کا پایا جانا اور باقی انبیا کا بطور شہادت و پیشین گوئی کل مراتب میں توصل وسیل بتانا- اور خداوند مسیح عیسیٰ میں ان کل مراتب کا واقعی طور پر توصل ہونا تمام عہد عتیق کی منشاء و مدعا و نبوت کی تکمیل و خاتمہ ہے- پس ان مراتب سے کس میں آں حضرت کو شامل کرتے ہیں- جب کہ انہیں سے خارج ہونا آں حضرت کا محقق ہے تو پھر سیل و توصل کا کیا ذکر- ایسی حالت میں مثیل موسیٰ محمد کو زبانی بتا کر محض شیرازۂ توریت میں قرآن کی جزو بندی دکھانے سے کیا سود- اگر فی الحقیقت کوئی حقیقت آں حضرت کی رسالت و قرآن کی ہے تو بائبل کو منسوخ و محرف مان لینے پر بغیر بائبل کے اثبات حقیقت میں خواندہ محمدیان کیوں ساعی نہیں ہوتے صرف یہی سبب معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ قرآن میں برابر تصدیق کتب مقدسہ پاتے آئے اور کوئی پہلو عدم تصدیق جتانے کا نہ پائے تو اب یہہ نیا طریقہ بقاعدہ مسیحیت حضرات نے اختیار کیا ہے لیکن دوسرے کے اجداد کو اپنے اجداد اپنی وقعت کے لئے بتانا کب تک کام دے سکتا ہے- بہرکیف جب یہہ شیوا اختیار کیا گیا تو محمدیوں میں اہل علم اشخاص کا یہہ فرض ہے کہ بائبل سے رسالت محمد و حقیقت قرآن کو کما حقہٗ ثابت کر دکھائیں اور محض ہرزہ درائی سے کام نہ لیویں کیونکہ جہال کی ہاں و شاد باشی چند کے ہے- فاعتبروا یا اولی الابصار

رباعی

تا کے براہ غلط خوش بپیودن- ویں مرحلہ را بہر نفس پیمودن
چوں مرغ شکستہ پر برآری ہمہ عمر- در ہر قدمے راہ قفس پیمودن

دیکھو بطالت و ضلالت میں پڑے رہنے سے محمدیوں کی کیا ذلت و خواری خود ہی حافظ محمود امین خانصاحب نے (صفحہ میں) بیان کی- سچ ہے کہ جو حق سے پھرا اور خدا کی چٹان سے ٹکرایا وہ چکنا چور ہو جائیگا- اے محمدیو اب بھی توبہ کرو اور خدا کے بیٹے مسیح عیسیٰ کو چومو تا کہ ہلاکت ابدیہ سے بچو +

ہرمل عزیز

تیسرے روز کی گفتگو شرط ثانی پر

آج کے روز دوپہر کے بعد سے کسی اندوہگین کے دل کا غبار اس کی آہ کی بادسموم میں ایسا اڑ رہا تھا کہ اُدھر آسمان پر پہنچ کر آفتاب کے چہرے پر خاک ڈالا اور ادھر زمین بوس ہوتے ہوتے دماغ حیوان کو چاٹ لیا اور عیاذاً باللہ وہ شور و فغاں درد انگیز کہ تمام مخلوقات کو سیماب بر آتش کی مانند بیقرار کر دیا مگر مرد خدا حضرت مضطر پر کچھ بھی اثر نہ ہوا وہ ویسے ہی سرمست عاشق اللہ جان نثار خداوند مسیح عیسیٰ پانچ بجتے بجتے میرے

گھر پر اپہنچے اور یوں آواز دی-

مضطر- اِس جہان جس خانہ میں کوئی خسرو ہے-

خسرو- یہہ کس مضطر کی صدائے دل نگار مجھے بیقرار کرتی ہے-

مضطر- ہے نشان میرا ابھی باقی کہ مضطر ہوں یہاں،
ورنہ الفت میں کسی کے ہوں ز خاص و عام گم +

خسرو- (باہر کمرے کا دروازہ کھولکر) آئیے تشریف رکھیے میں ابھی تیار ہو جاتا ہوں مگر شاید مولوی حبیب اللہ وغیرہ ابھی نہ آویں گے کہ طوفان ہے-

مضطر- خیال تو ایسا ہوتا ہے مگر بات یہہ ہے کہ مذہبی جوش قرار لینے نہیں دیتا +

خسرو- بیشک- یہہ بات محمدیوں میں بالخصوص ہے-

مضطر- ہاں بات تو صحیح ہے مگر حبیب اللہ اگر اسقدر باتوں کے سمجھ لینے پر بھی محمدی رہے تو اُس کے برابر احمق دنیا میں نہ ہوگا-

خسرو- وہ تو پہلے ہی روز جامہ سے باہر ہو گیا تھا مگر اب تو تم نے اُسکو قبضہ میں کر لیا-

مضطر- یہہ سب خداوند کا جلال ہے- خیر اب چلو-

خسرو- نصر من اللہ وفتح قریب- چلو-

ہم دونوں منزل مقصود پر پہنچے اور مولوی حبیب اللہ وغیرہ کو موجود پایا-

حبیب- آج تو بڑی دیر کردی-

مضطر- مسٹر خسرو کو یہہ امید تھی کہ تم اس طوفان میں اپنی راحت کو مکدر نہ کروگے اِس لیے آپ نے مشکلوں سے قدم باہر نکالا ہے-

حبیب- کیوں نہ ہو حضرت- جیسے آپ نازک ہیں ویسے ہی دوسروں کو گمان کرتے ہیں-

خسرو- بجا ہے- یہہ تو بُشرے سے عیاں ہے-

مضطر- خیر- عیاں را چہ بیان- اب تو در کار خیر حاجت استخارہ نیست- شرط ثانی پر تمیل و تقال ہونی چاہیے

حبیب- گذشتہ روز پیشین گوئی پر گفتگو ہوئی تھی اور یہہ ثابت ہوا کہ حضرت محمد صلعم کی نسبت توریت و زبور و انجیل میں کوئی خبر جبیرہ نہ دی گئی- آج یہہ امر معرض غور میں ہے کہ معجزات آں حضرت صلعم سے وقوع میں آئے یا نہیں-

مضطر- بہت صحیح- مگر اولاً یہہ ظاہر کرو کہ معجزہ کیا ہے اور کیوں کیا جاتا پھر یہہ بتانا کہ محمد سے کیا کیا معجزے ظہور میں آئے

حبیب- معجزہ فعل خرق عادت کو کہتے ہیں اور اُس سے غرض یہہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و شان و عظمت دوسروں پر اُن امور کی صداقت ثابت کرے جو وہ نبی خدا کی باتیں کہتا ہے-

مضطر- صحیح ہے لیکن میری دانست میں اگر معجزہ کی تعریف یوں کی جاوے تو خوب صاف ہو جائیگا کہ معجزہ ایسا فعل کسی فن کا ہے کہ اُس فن کے کمال ماہران بھی اپنی طاقت علمیہ سے اُس کے پورا کرنے میں اور طاقت عملیہ سے اُس کے ادراک میں مدام عاجز رہیں- اور غرض تو صاف ہے جو تم نے بیان کی-

حبیب- اچھا تو اب معجزات آں حضرت صلعم سے جو دو قسم کے ہیں دو ایک پیش کرتا ہوں- ایک قسم کا معجزہ تو وہ ہے جو اُسی زمانہ میں لوگوں نے دیکھا اور بس- دوسرے قسم کا وہ معجزہ ہے جو آج تک موجود ہے- قسم اول کے معجزات سے ایک یہہ ہے کہ انس و ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مکہ کے کفار نے آں حضرت سے کہا کہ اگر تم دعوی نبوت میں سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ- تب آں حضرت نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور چاند دو ٹکڑے ہو کر ایک حصہ پہاڑ حرا کے اِس طرف اور دوسرا اُس طرف ہو گیا- (رواہ البخاری ومسلم وجم غفیر من آئمۃ الاحادیث- چنانچہ قرآن میں اِس کا ذکر ہے کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر- مگر کفار مکہ اُسے دیکھکر کہنے لگے کہ یہہ جادو ہے- اور اِس قسم کے بہت سے معجزے احادیث میں مذکور ہیں- قسم ثانی کا معجزہ قرآن ہے جو آج تک موجود ہے کہ نہ تو ویسا کلام کوئی بنا سکا اور نہ بنا سکے گا- فاتوا بسورۃ من مثلہ- جس کی صداقت پر دعوی ہے-

مضطر- برادرم کیا تمہیں معلوم نہیں کہ قرآن برابر بار بار بتا رہا ہے کہ محمد سے جب جب معجزہ طلب کیا گیا اُنہوں نے کبھی اپنا کوئی معجزہ نہ بتایا بلکہ کبھی تو یوں کہہ کر ٹالا کہ اگر معجزہ آوے تو ایمان مفید نہ ہوگا دیوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا- ج ۷- الانعام ع ۲۰ اور آخر الامر صاف کہہ دیا کہ ما عندی ما تستعجلون بہ ج ۷- الانعام- ع ۷ — یعنے جو تم طلب کرتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے- اگر کوئی معجزہ کیا ہوتا تو صاف فوراً اُس کا نشان بتا دیتا- بس ایسی حالت میں کہ محمد کا دعوی معجزہ دکھانے کا کہیں قرآن میں مذکور نہیں صرف مریدوں کی باتوں پر کیونکر تسلیم کیا جاوے- مثل مشہور ہے کہ پیراں نمی پرند مریداں ہمی پرانند- اور تم نے جو آیت اقتربت الساعۃ وانشق القمر پیش کی ہے اُس میں کوئی اشارہ بھی محمد کے معجزہ کا نہیں بلکہ وہ تو قیامت کا نشان جتاتی ہے کہ قیامت پہنچی اور چاند پھٹا + قسم ثانی کا معجزہ جو تم قرآن کو بتاتے ہو تو کون سی بات معجزانہ اُس میں ہے کہ دیگر فصحا و بلغا اپنے کلام میں وہ بات برت نہیں سکتے اور نہ لا سکے-

حبیب- اُس کی مثل کلام کا نہ بنایا جانا اُسکے معجزہ ہونے کی دلیل کافی ہے-

مضطر- برادرم اب تو تم بالکل طفلوں کی طرح بھولی بھولی باتیں کرنے لگے- ذرا اپنے علم کو کام میں لاؤ اور دیکھو کہ اولاً تو کوئی ایسی خوبی نظر نہیں آتی جو عدیم المثال ہو ثانیاً محمد کے وقت ہی میں اُن کا دعوی

کئی شخصوں نے باطل ثابت کردیا ہے (۱) سجاح عورت نے قبیلہ بنی تغلب میں اپنا قرآن فصیح و بلیغ سُنا کر دعویٰ نبوت کا کرکے اکثروں کو اپنی امت بنالیا اُس کے کلام میں کوئی نقص و عیب نہ بتا سکا حتیٰ کہ محمد نے بھی کبھی یہہ نہ زبان سے نکالا کہ اُس عورت کا کلام قرآن سے کسی امر میں کم ہے (۲) مسیلمہ بن ثمامہ نے مکہ میں اپنا بے مثل قرآن دعویٰ نبوت کے ساتھ سنایا اور لوگ اُس کی اُمت کے بھی ہوئے کوئی کمی قرآن محمد سے اُس میں ثابت نہیں۔ (۳) اسود بن کعب عنسی نے اپنا قرآن بے مثل سنایا جس پر یہہ مشہور کیا گیا کہ سحیق و شفیق دو شیطان اُسے کلام سکھاتے ہیں جیسے محمد کو جبرئیل۔ (۴) طلیحہ بن خویلد نے قبیلہ بنی اسد میں لاجواب کلام سُنائے حتیٰ کہ عیینہ بن حفص فزاری محمدی محمد کو چھوڑ کر اُس پر ایمان لایا۔ (۵) محمد کی بی بی عائشہ نے محمد کے منہہ پر کلام کرتے کرتے یہہ کلام سُنادیا کہ فلو سمعوا مصر اوصاف خدہ • لما بذلوا فی سوم یوسف من نقد • لواحی زلیخا لو راین جبینہ • لآثرن بالقطع القلوب علی الید •
(۶) ابلیس نے شکل محمد میں آکر افرایتم اللات والعزیٰ ومنات الثالثة الاخری میں یہہ آیت بندی کی کہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی اور کوئی تمیز نہ کر سکا حتیٰ کہ محمد نے بھی کچھ نہ کہا ہو اور کوئی فرق آجتک نہ بتایا گیا۔ (۷) وہ قصہ رستم و اسفندیار کا جس کو نضر بن حارث ملک فارس سے لایا اور قرآن سے بہتر بتاتا تھا محمد اُس میں کوئی نقص و عیب نہ نکال سکا صرف لہو الحدیث (پ ۲۱ - لقمان ع ۱) یعنے کھیل کی بات بتا کر ٹال دیا۔ (۸) علی کے کلام فصیح کو دیکھو جس کی دیوان آج تک موجود ہے اُس میں کیا نقص کوئی بمقابلہ قرآن بتا سکتا ہے۔ ثالثاً بعد زمانہ متنبی نے اپنے کلام فصیح سُنا کر دعویٰ نبوت کیا اُسکا دیوان موجود ہے بھلا کیا کمی قرآن سے اُس میں ہے۔ پھر فیضی فیاضی کی بے نقط تفسیر کو دیکھو پھر تم اور میں اِس وقت اسی جگہہ موجود ہیں۔ خیر۔ تم محمدی ہونے کی جہت ایسا دعویٰ زبانی مت کرو مگر میرے کلام میں کوئی کمی بمقابلہ قرآن دکھاؤ سوائے دروغ گوئی کی خوبی کے جو قرآن میں بکثرت ہے جیسا کہ چوتھی و پانچویں شروط کی بحثوں میں ظاہر ہو جاویگا۔ اب باوجود اسقدر مثل اور بہتر کلام کے پانے کے بھی جو قرآن کی عبارت کو معجزہ سمجھے اُسے کیا کہا جاویگا۔

حبیب۔ تمہاری اِس دلیل سے تو معجزہ بالکل ہی ثابت نہیں معلوم ہوتا۔

مضطر۔ برادرم۔ تمہیں انصاف کرو کہ جب قرآن کا کلام خرق عادت فعل نہیں اور ماہران فن و علم کلام اُس کی مثل لانے میں عاجز نہیں تو بھلا اُسے معجزہ کیونکر کہوگے۔

حبیب۔ اچھا۔ اب تو یہہ شرط بھی محمد صلعم میں تمام نہ ہوئی میری دانست میں شرط ثالث پر بحث شروع ہو جاوے۔

مضطر۔ بارک اللہ بے شک اب شرط ثالث کی نسبت گفتگو ہونی چاہیئے مگر آج معاف کرو کہ دیر بہت ہو گئی ہے۔

خسرو۔ ہاں بھائی میری بھی یہی رائے ہے۔

حبیب۔ بہتر۔ لیکن کل ذرا سویرے تشریف لاویں۔

مضطر۔ ضرور حتی المقدور۔ سلامت باد۔ ہاتھ ملالو۔ (ہاتھ بڑھا کر)

الغرض سلام و دعا کے ساتھ بابرکت سب رخصت ہوئے اور ہم دونوں کچھ دور ساتھ چلنے کے بعد اشتیاق ملاقات مستقبلہ کے ساتھ جدا ہوئے۔

باقی آئندہ

واقعات اور رائیں

سوشل گیدرنگ

بست و دوم ماہ مبارک رواں کو یہہ جلسہ ونگر راؤ صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایل مسیحی المذہب پروفیسر ولسن کالج کے دولتکدہ پر منعقد ہوا۔ چونکہ پروفیسر صاحب ممدوح دی لائیل سبجکٹ آف دی برٹش کرون ہیں۔ اِسلئے اُنہیں کی تحریک نے یہہ جلسہ قایم کیا۔ دیسی لیڈیاں اور یورپین لیڈیاں اور دیسی جنٹلمین اور یورپین جنٹلمین بکثرت موجود تھے۔ باوجودیکہ عالیشان جلسہ تھا تس پر بھی راؤ صاحب موصوف کی سلیقہ خوش انتظامی کی وجہ سے بہت اچھا انتظام تھا۔

جلسہ کا شروع نیشنل انتھم نظم سے ہوا جس میں ہماری مادر مہربان قیصر ہند کے حق میں دعا مرکوز تھی۔ پھر شہنشاہ ہونکے شہنشاہ کی حمد و ستایش میں بھی دلپذیر گیت گائے گئے۔ ڈاکٹر مکیکن* صاحب نے جو ایک نامور بزرگ ہیں اور ولسن کالج کے مشہور معروف پرنسپل ہیں اعلیٰ درجہ کی فصاحت اور اعلیٰ ہی درجہ کی بلاغت سے تقریر فرمائی۔ جس میں اُن برکتوں کا تذکرہ خیر تھا۔ جو شصت سالہ عہد سلطنت ملکہ معظمہ وکٹوریا خلد اللہ سلطنتہا کی بدولت اہالیان ہند کو پہنچے۔

صاحب ممدوح الاوصاف کا بیان جو ایک متبحر عالم اور فاضل ہیں۔ صرف خیالات کی بنیاد پر نہ تھا جیسا کہ شاعروں ناولوں۔ افسانوں اور قصہ کہانیوں کے مصنفوں کا بیان صرف خیالات اور محض توہمات نیز دروغ کی بنا پر ہوتا ہے۔ بلکہ حقیقت کے مطابق راست بے کم و کاست تھا۔ جس لئے بہت ہی اثر بخش ہوا اور بڑے زور سے چیرز ہوئے۔

نوٹ۔ حیدرآباد دکن کنگڈم کے ایک بڑے عالیقدر نواب صاحب جو خود بڑے عالم ہیں صاحب ممدوح کی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں جو درستی و تجربہ کا بنا

(سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۲ کالم اوّل)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن جولائی ۷ - اخبار ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقیمہ روم بیان کرتا ہے کہ ابی سینیا کی برٹش مشن شاہ منی لک سے اس اقرار کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے کہ ہم سوڈان میں انگلو اجپشن کارروائی میں مطلق دخل نہ دیں گے ✤

پونہ جولائی ۷ - شولاپور میں اناج قحط کے نرخ پر آگیا ہے - روپیہ کی ساڑھے پانچ سیر جواری کا نرخ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی جانب سے باندھا گیا تھا اور سپاہی بھی دوکانوں پر تعینات کئے گئے تھے کہ دیکھتے رہیں کہ دوکاندار اس پر عمل کرتے ہیں کہ نہیں مگر نرخ اُسقدر نہ کیا گیا - اگر بارش نہ ہوئی تو قحط سخت ہوگا ✤

مدراس جولائی ۷ - احاطہ مدراس میں گذشتہ ہفتہ چھ لاکھ بیس ہزار ایکسو پانچ کا شمار امداد قحط کے رجسٹر میں تھا جس سے ثابت ہے کہ ساٹھ ہزار اشخاص اور بڑھ گئے ہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش کی امید بہت کم ہے ✤

الہ آباد جولائی ۷ - کہتے ہیں کہ امیر کابل گورنمنٹ ہند سے درخواست کرنے کو ہے کہ تمام اُن کافروں کو جو ملک کام دکیس کے نئے فساد میں شامل تھے اور جنہوں نے چترال میں پناہ لی ہے حوالہ کردے - ہندوستان اور افغانستان میں حوالہ کرنے کا کوئی عہد و پیمان نہیں ہوا ہے ✤

لودیانہ جولائی ۷ - پنجاب کے لاٹ صاحب نے بموجب حکم حضور ویسرائے کے خواجہ غلام محی الدین رئیس و ممبر کمیٹی لودیانہ کو خوشنودی کا سارٹیفکٹ ملکہ کے نام سے قحط کی امدادی کمیٹی کے متعلق حسن خدمات کے صلہ میں عطا فرمایا ہے ✤

لنڈن جولائی ۸ - ایک سرکلر روس کی جانب سے جاری کیا گیا ہے جس میں صلاح کے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ یونان اور ٹرکی میں صلح کے عہد و پیمان کرنے میں جلدی کرنی چاہئے ✤

لنڈن جولائی ۸ - ٹرکی سرکلر روانہ کیا گیا ہے جس میں یونان کے سرحدی سوال کی نسبت ٹرکی گورنمنٹ کے رایوں کی تشریح اور حمایت کی گئی ہے ✤

طاقتہائے یورپ اس معاملہ میں ٹرکی کے رایوں کے اتفاق رائے سے برخلاف ہیں ✤

قسطنطنیہ جولائی ۹ - بدھ کے روز آسٹریا کے سفیر نے توفیق پاشا کو ایک خط دیا جس میں یہہ بیان ہے کہ اگر بابعالی کوئی خاص دن سرحد تھسلی کے سوال مجوزہ طاقتہائے یورپ کی نسبت بحث کے لئے مقرر نہ کریگا تو سفیران اپنی اپنی سرکار سے درخواست کریں گے تا کہ اس معاملہ میں زور ڈالا جاوے ✤

پونہ جولائی ۹ - دوم بمبئی لینسرز میں ۳ واردات طاعون کی ہوئی ہیں - گمان کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو اناج سے یہہ بیماری لگ گئی ہے ✤

جنرل سر چارلس نیرن جن کو بگھی کے اُلٹنے سے سخت چوٹ آئی تھی اب تندرست ہوتے جاتے ہیں ✤

بمبئی جولائی ۹ - بمبئی ہائی کورٹ کے جج مسٹر بدرالدین طیبجی کی صدارت میں کل رات ایک جلسہ مسلمانوں کا ہوا جس میں اُنہوں نے پونہ کے بیرحمانہ قتل کی نسبت اپنی سخت حقارت ظاہر کی اور دیسی اخبارات کی تحاریر پر ناراضگی ظاہر کی ✤

لنڈن جولائی ۱۰ - سفیران مقیمہ قسطنطنیہ نے ایک مجموعی خط سلطان روم کے سامنے پیش کیا جس میں اُنہوں نے بابعالی کا سرحد تھسلی کے معاملہ کے فیصلہ میں روک ڈالنے کے بند کرنے کو طلب کیا ہے

لنڈن جولائی ۱۰ - لارڈ جارج ہملٹن نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ تیار نہیں ہے کہ یوریشیئنوں کی سپاہ میں بھرتی ہونے کے قاعدے کو تبدیل کرے ✤

لارڈ موصوف نے ایک تار منجانب لارڈ سینڈہرسٹ پڑھا جس میں یہہ بیان تھا کہ پونہ میں دیسی عورتوں کا بر سر سڑک وبا کے علامات کو دریافت کرنے کی غرض سے کپڑوں کے اُتارنے کا الزام بالکل شرارت آمیز جھوٹھ ہے ✤

لنڈن جولائی ۱۰ - سلطان روم نے شہنشاہ آسٹریا کو تار دیا جس میں یہہ استدعا کی گئی ہے کہ آپ تھسلی کے معاملے میں ٹرکی کی رائے قبول کریں ✤

شاہنشاہ آسٹریا نے جواب دیا ہے کہ یہہ امر سلطان روم کے لئے مفید ہے کہ وہ سفیروں کی تجویز کو منظور کریں ✤

سفیروں کی جانب سے مجموعی خط کے پانے کے بعد سلطان روم نے تمام طاقتوں کو تار ایپل کی ہے شاہ ولیم نے جواب دیا ہے کہ مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی رائے کو دیگر سلطنتوں کی رائے سے علیحدہ نہیں کر سکتا ہوں ✤

لنڈن جولائی ۱۲ - پریزیڈنٹ فور اور تمام سلاطین یورپ نے سلطان کو جواب دیا ہے جس میں یہ صلاح دی گئی ہے کہ وہ طاقتہائے یورپ کی صلاح پر چلے

لکھنو جولائی ۱۲ - موسم بالکل بدل گیا ہے - بارش شروع ہو گئی ہے اور امید ہے کہ جاری رہے گی ✤

پونہ جولائی ۱۱ - کل رات سے بارش شروع ہو گئی ہے اور اب تک جاری ہے - اگر کچھ دنوں تک ایسا ہی رہا تو فصل

مضامین مفید المبتدین

ایک کیل کی کہانی

تم لڑکوں کو معلوم ہے کہ کیل کا سر ہوتا ہے پر زبان نہیں ہوتی اس واسطے یہہ بیچارا اپنی کہانی آپ نہیں بتلا سکتا - اور مجھ کو اس کی کہانی بتلانی پڑی ہے - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ زمین کے نیچے ایک خاندان لوہے کی ڈالوں کا بہت مدت سے رہتا تھا - ایک روز ڈھک ڈھک کی آواز انہوں نے اپنے سر کے اُوپر سُنی - حیران ہوکے دیکھنے لگے - کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے - اتنے میں اُنہوں نے آواز سُنی کہ میرے مالک نے کہا تھا کہ کان سے لوہا نکالوں مجھ کو ضرورت ہے - تب دو آدمیوں نے بہت سا لوہا وہاں سے جمع کیا - پر یہہ لوہے کا خاندان بڑا میلا اور مٹی سے بھرا ہوا تھا - کیونکہ زمین میں رہنے والے لوگ تھے اور وہاں کی ساری بُرائی حاصل کر لیتے تھے - تو اُنکے مالک کو اُنکو بڑی تیز بھٹی میں ڈال کے صاف کرنا پڑا - اور یہہ صاف نہیں ہونے چاہتے تھے اور بڑے چلاتے تھے پر زبردستی مالک نے صاف کر کے اُنکے بہت خوبصورت کیل بنائے اور اُنکے استعمال کی تدبیریں سوچ رہا تھا - ایک شریر کیل جس کی کہانی اب بتائی جاتی ہے - اپنے جی میں کہنے لگا - کہ میں تو اپنی مرضی پر چلونگا میں کیوں مالک کی مرضی پر چلوں - یا اُسکے ہاتھ میں رہوں - یہہ کہکے مالک کے ہاتھ سے کود پڑا اور پھر زمین پر گر گیا - اور کیلوں کو مالک نے لے کے آپ استعمال کیا - بڑی خوبصورت تصویریں اُنسے لٹکا دیں گئیں اور لوگ دیکھ دیکھ کے خوش ہوتے تھے - اور پلنگ کے کمرہ میں عمدہ کپڑے اُنسے ٹانگے ہوئے تھے - یہہ بیچارہ کیل اکیلا پڑا ہوا سب کے پیر میں آتا اور میلے رنگ کا اور میلا ہو گیا - اور اپنے جی میں افسوس کرتا تھا کہ میں کیوں شرارت سے بھر گیا اور اپنے پیارے مالک کے ہاتھ سے نکل آیا - ایک روز مالک کی نگاہ اُس کے اُوپر پڑ گئی - اور اُسکو یاد آیا کہ یہہ کیل ضد اور شرارت کر کے میرے ہاتھ سے نکل گیا - اُس نے اس کو اُٹھا لیا - اور اگرچہ اس کے ہاتھ میلے ہو گئے - تو بھی اُس نے اُس کو پھینکا نہیں اور دوبارہ اُسکو ریتی سے صاف کیا اور آگ میں ڈالا - یہہ کیل بہت رویا اور شور مچایا - لیکن صاف کرنا ضرور تھا - جب صاف ہو گیا تو بھی اوروں کی مانند نہیں تھا - کیوں اُس نے اتنے برس سُستی اور خرابی میں صرف کئے اور اُس کو اوروں کی طرح عزت دار جگہہ نہیں ملی - پر باورچی خانہ میں جھاڑو وغیرہ لٹکانے کے واسطے لگایا گیا - تو بھی اُس کے دل میں تسلی آئی کہ پھر اپنے مالک کے ساتھ اُس کی دوستی ہو گئی تھی -

اے لڑکو تم اس کہانی کا مطلب سمجھ گئے - کیل کے معنے عیسائی آدمی ہے خداوند مسیح بھی ہم مُردوں گناہگاروں کو لے کے اپنے لہو سے دھو کے پاک کرتا ہے - اور ہم پاک ہونے کے وقت گستاخی کرتے اور نافرمانی کرتے ہیں - اُسکو بہت بہت طریقوں سے ہم کو صاف کرنا پڑتا ہے اور جب ہم پاکیزہ ہو بھی جاتے ہیں تو بھی اپنی ہی مرضی کرتے ہیں - اور اُس کی رہنمائی اور حفاظت سے دور ہو جاتے ہیں - اور اپنی عمر کے عمدہ برس خود پرستی اور خود غرضی میں صرف کرتے ہیں کبھی کبھی افسوس تو آتا ہے پر اپنے بُرے ارادوں اور مرضی کو چھوڑنا نہیں چاہتے - جب مالک دوسری دفعہ آتا ہے تو گویا ہم مسیح کو دوسری دفعہ صلیب پر کھینچتے ہیں - اور ہم کو بھی دو گنا دُکھ ہوتا ہے - اور اس کے علاوہ ہم بہت کام کے نہیں رہتے - کیونکہ ہمارے دل اور ہماری زندگی داغی ہو جاتی ہے دیکھو بائبل میں کتنی مثالیں ہیں - ذرا داؤد پر دھیان لگاؤ - وہ گناہگار آدمی تھا اور اُس نے نافرمانی کی تھی - دیکھو جب اُس نے خدا کے واسطے گھر یعنے ہیکل بنانی چاہی اُس کو اجازت نہیں ملی - لیکن اُس کی زندگی سے ایک اور سبق ہمارے پاس موجود ہے اور میں اُس پر زور دینا چاہتی ہوں - وہ یہہ ہے - کہ اگر ہم بڑا کام کرنے کے لائق نہیں یا اُس کا موقع نہیں پاتے - تو بھی جو چھوٹا کام ہمارے سامنے آوے اُس کو کریں - داؤد نے دروازوں کی کیلیں تیار کرنی شروع کیں - کہ کسی طرح کچھ مدد اس مکان کی تعمیر میں کر سکے + اگر تم اپنے قصور کے سبب کسی برکت کو حاصل نہیں کر سکتے تو اُن کی جنہوں کو ملی ہے مدد کرو - اگر تم گیند کھیلنے نہیں جا سکتے تو اپنے بھائی کو اپنا گیند دیدو تاکہ وہ جا کے خوشی حاصل کرے - یا اگر وہ جاتا ہے تو خوشی سے اُسکو جانے دو - اور کسی طرح کی ناراضگی مت دکھاؤ -

جو ہو سکتا ہے دوسرے کی خوشی بڑھانے کے واسطے کرو - کیونکہ حکم یہہ ہے کہ اوروں کو اپنے جیسا پیار کرو - اور سب جانتے ہیں کہ ہم اپنے کو کیسا پیار کرتے ہیں -

اب میں پوچھتی ہوں کہ تم عزت دار کیل ہونا چاہتے ہو یا بےعزت؟ ضرور عزت دار - تب کوشش کرو کہ فرمانبرداری - حلیمی اور سچائی کے طریقے سیکھو -

---

مکسیکو کا کمبل ساز دیندار

جنوبی امریکہ کے شہر مکسیکو میں ایک کمبل بنانے والا رہتا تھا جہاں کے لوگ رومن کتھولک مذہب رکھتے ہیں - وہ شخص کچھ پڑھ نہ سکتا تھا مگر اُسنے ایک بائبل کسی طرح خرید لی اور جب اپنے کسی پڑوسی کے پاس جاتا تو اُن سے خدا کا کلام پڑھوا کر سُنتا - اسطرح سے اُس نے صرف آپ ہی اس کلام کی سچائی اپنے دل میں حاصل نہ کی بلکہ بہت سی اور روحوں کو بھی خداوند مسیح کی طرف کھینچا - پڑوسیوں نے اُس کا نام پطرس رسول رکھا تھا +

بعد اس کے کالج مذکور کے ایک نامی پروفیسر پادری اسکاٹ صاحب نے تقریر فرمائی - میں سمجھتا تھا ڈاکٹر صاحب موصوف الوصف کے بیان میں کر آمر کی کمی رہ گئی ہو جسکا تکملہ پروفیسر صاحب ممدوح کریں گے - مگر آپ نے اپنی تقریر میں چند باتیں ایسی بیان فرمائیں جن کو جدید کہنے میں تامل نہیں ہو سکتا - اور یہہ کہ ایسے موثر پیرایہ میں فرمائیں کہ سامعین کو فائدہ پہنچا - لہذا صاحب موصوف کی تقریر کے خاتمہ پر چیرز ہوئے -

پروفیسر صاحب ممدوح کے بعد خود ولنگر راؤ صاحب تقریر کے لیے بڑے ادب اور فیلنگ کے ساتھ کھڑے ہوئے مجھ کو تعجب تھا کہ مڈاکٹر مکیکن صاحب اور پادری اسکاٹ صاحب کی تقاریر میں وہ کون سا امر فروگذاشت ہو گیا ہو جس کو ہمارے دیسی جنٹلمین موصوف جو اگرچہ ہمارے نوجوان تعلیم یافتوں کے فخر ہی سہی بیان فرمائیں گے - مگر آپ نے بھی چند امور ایسے بیان فرمائے کہ حاضرین کو ان امور سے زیادہ تر فائدہ پہنچا -

زیادہ تر فائدہ پہنچنے کی سوجہ وجہ یہہ ہو - کہ ہند میں موجودہ یورپین لوگوں میں سے سکاچ لوگوں میں جو اپنی ذاتی اور قومی خصلت کے موافق کہ خدا پرست تاج داروں کو دل و جان سے عزیز اور نادر الوجود جانتے اور مانتے ہیں قیصر ہند کی نسبت زیادہ تر لائلٹی کا مادہ ہو - لیکن جب دیسی تعلیم یافتوں میں ہماری مادر مہربان ملکہ معظمہ وکٹوریا (خدا انکو ہمارے سروں پر سلامت رکھے کیونکہ ایشیائی محاورات کے رو سے وہ ظل اللہ یا یوں سہی کہ سایۂ خدا ہیں) کی وفاداری کا جوش ہو - تو دیسی لوگوں کے دلوں میں زیادہ اثر ہوتا ہو - مختصر یہہ کہ ولنگر راؤ صاحب کی تقریر کے خاتمہ پر چیرز پر چیرز کی دھوم مچ گئی -

مذکورہ تقریروں کے ختم ہونے پر اسکاچ مشن کالج کے لایق فایق پرنسپل پادری مکینکل صاحب کی پُر اثر دعا پر جس میں خضوع و خشوع پایا جاتا تھا جلسہ کا گویا خاتمہ سمجھا گیا -

چنانچہ کامل اعلیٰ درجہ اور نفیس چار پانی کے استعمال کے بعد جلسہ برخاست ہوا - اور بڑے درجہ کی خوشی سے اہالیان جلسہ کی باہم ملاقاتیں اور گفتگوئیں ہوتی رہیں - اور بعد اس کے اپنے اپنے گھر و نکو رخصت ہوئے -

ناظرین!!! آپ صاحبان بخوبی جانتے ہیں کہ جہاں تاریکی ہو روشنی کی قدر اور منزلت وہیں ہوتی ہو - انڈیا بھر کے دو ایک صوبوں میں قیصر ہند کے مبارک عہد کی روشنی مدتوں سے ہو - خصوصاً بمبئی - مدراس اور کلکتہ میں - پنجاب میں یہہ روشنی ۱۸۴۵ء سے ہو - وہاں کے لوگ جنہوں نے مغل بادشاہوں کے گویا شام کا عہد دیکھا - اور پھر سکھ گورنمنٹ کا زمانہ بھی دیکھا - اور نیز سکھوں اور کابلی حکمرانوں کے باہم تنازعات کا عہد آنکھوں سے گذرا - جس کی وجہ سے ملک پنجاب گویا دار الحرب یا مسلخ تھا -

پس ایسے ملک میں ہماری مادر مہربان قیصر ہند کے مبارک عہد کی روشنی کی قدر و منزلت ہوئی اور نیز ہو رہی ہو - اگر کوئی انسان یورپین سلطنتوں کے سوا دنیا کے اور اور بادشاہوں میں کچھ مدت رہ سہ کر تجربہ حاصل کرے - تو انکو جیسا کہ چاہئے ثابت اور معلوم ہو جائے گا کہ قیصر ہند کے عہد کی روشنی کیا اور کیسی ہو - یوں روشنی مذکور کا بیان ایک ہسٹاریکل پائنٹ ہو - ٹرسٹنگ پائنٹ نہیں - اہالیان پنجاب کو استقرائی (مشاہدہ) طور پر اپنی مادر مہربان ملکہ محتشمہ ممدوحہ کے مبارک عہد کی روشنی کا حال معلوم ہو - چنانچہ غدر سنہ ستاون ء کے قیامت خیز وقتوں میں پنجاب نے جو وفاداری کا حق تھا نہ صرف زبان بلکہ عمل سے پورا کیا - اور نیز مصر - برہما وغیرہ معرکہ آرا معرکوں میں اور نیز فرانٹیئر کے انگریز افسروں کے کرکٹرز سے جو قراین قریبہ ہیں ہسٹورین پرافسی ہو سکتی ہو - کہ آیندہ بھی پنجابیوں سے ایسے ہی وفادارانہ اعمال اور کردار ظہور میں آتے رہیں گے - اور اگر خدانخواستہ ہند کے سرحدی صوبہ پنجاب کے انگریز افسروں کے اعمال کردار اور اخلاق بدل گئے تو اہل پنجاب کے کرکٹرز بھی تبدیل ہو جائیں گے - اور اگر اس پولٹیکل سلہ میں سچ پوچھے - تو وہ یوں ہو کہ برٹش پاور کی موجودہ شوکت اور جاہ و جلال اور دبدبہ کے مقابل کابل افغانستان کی جو ہند کا ایک دروازہ ہو کچھ بھی ہستی نہیں - اور اس دروازہ کا چوکیدار جیسا کہ سکھ گورنمنٹ کے نزدیک کچھ وجود نہ رکھتا کچھ وجود رکھتا ہو - ہاں البتہ روس کی آواز چونکہ پنجاب میں گونج رہی ہو - لہذا انگریز افسروں کے کرکٹرز نہ بدلیں گے اور اذا فات الشرط فات المشروط کی کہاوت جو سچ اور حق ہو صادق آئے گی -

فی الجملہ ہماری مادر مہربان قیصر ہند کے مبارک عہد کی قدر و منزلت پنجاب نے عملاً دکھائی اور دکھا رہا ہو اور دکھائیگا بھی

مقام بمبئی بست و سوم جون ۱۸۹۶ء	راقم رجب علی پنجابی ہسٹورین حیدر آباد دکن

۳ ضرورت ۳

ایک ایسے عیسائی ماسٹر کی ضرورت ہو - کہ جو سینیر اینگلو ورنیکولر سارٹیفکٹ یافتہ ہو سیکنڈ گریڈ سارٹیفکیٹ یافتہ کو ۲۰ سے لیکر ۳۰ تک تنخواہ دیجائیگی اور فرسٹ گریڈ کو ۳۰ سے لیکر ۵۰ ماہوار تک - لیکن اس میں سارٹیفکٹ کی خصوصیت اور سارٹیفکٹ حاصل کرنیکی تاریخ سے ملازمت کی طوالت کا لحاظ کیا جاویگا ۔ ملازمت ۱۳ - اکتوبر ۱۸۹۶ء سے شروع ہوگی - درخواستیں بجناب پرنسپل صاحب بہادر برنگ ہائی سکول بٹالہ آنی چاہئیں ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لیے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی - چوڑائی - نرخ اور پہنچانیکی شرائط وغیرہ کی نسبت جنا

پادری ... ایم اے - ایچ بوئنگ صاحب ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کیواسطے - امریکن مشن پریس لودیانہ میں ... ایم والی کے اہتمام سے چھپا